سلسلۂ فیضانِ عشرۂ مبشرہ کے نویں صحابی کی سیرتِ طیبہ بنام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فیضانِ سعید بن زید

شعبہ فیضانِ صحابہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

فیضان سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

درود شریف کی فضیلت

مغفرتوں بھرا اجتماع

حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینۂ منورہ، سردارِ مکۂ مکرمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عظمت نشان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کچھ سیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں جو محافل ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں، جب وہ محافلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذکر کرنے والے) دعا مانگتے ہیں تو فرشتے ان کی دعا پر آمین (یعنی ایسا ہی ہو) کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر دُرُود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی اُن کے ساتھ مل کر دُرُود بھیجتے ہیں حتی کہ وہ **مُنْتَشِر** (یعنی ادھر ادھر) ہوجاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ: ''ان خوش نصیبوں کے لیے خوشخبری ہے کہ یہ مغفرت کے ساتھ واپس جارہے ہیں۔''

(جمع الجوامع، الحدیث: ۷۷۵۰، ج۳، ص۱۲۵)

وہ سلامت رہا قیامت میں
پڑھ لیے جس نے دل سے چار سلام

میرے پیارے پہ میرے آقا پر
میری جانب سے لاکھ بار سلام

میری بگڑی بنانے والے پر
بھیج اے میرے کردگار سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

استقامت کا پہاڑ

عرب کے مشہور شہر "مکة المکرمة" کے کسی محلے میں ایک مکان کے اندر سے قرآنِ پاک پڑھنے کی آواز آرہی تھی، لیکن یہ آواز ایک شخص کی نہیں تھی، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ایک آدمی دو افراد کو قرآن پاک سکھا رہا ہے، اس کی تعلیم دے رہا ہے، گویا ان میں ایک استاد ہے اور بقیہ دونوں اس کے شاگرد۔ یہ ایک دن کی بات نہیں تھی بلکہ کئی دنوں سے یہ عمل جاری وساری تھا، تینوں قرآن پاک کی تلاوت میں بے خوف وخطر منہمک تھے، انہیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ تھوڑی دیر بعد ان پر امتحان کی گھڑی آنے والی ہے۔ یہ تینوں حضرات نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، ان کے رشتہ داروں میں بھی ابھی تک کئی لوگ اسلام کی

دولت سے محروم تھے، اسی وجہ سے یہ حضرات اُن کے فتنوں سے چھپ کر قرآن پاک کی تعلیم حاصل کررہے تھے، قرآنِ پاک کی تلاوت کے بعد اسے مخصوص جگہ پر چھپا دیتے تاکہ دیگر لوگوں کی اس پر نظر نہ پڑے۔

دوسری طرف کفار اس بات پر بڑے حیران و پریشان تھے کہ اسلام نہایت تیزی سے پھیل رہا ہے اگر آج ہم نے اس کو روکنے کی کوشش نہ کی تو یہ ہمارے گھروں میں بھی داخل ہوجائے گا اور ہمارے آباء واجداد کے دین کو ختم کردے گا۔ ان کے سردار نے کہا کہ اس کا صرف ایک ہی حل ہے اور وہ یہ کہ جس شخص نے اسلام کی ابتداء کی ہے اسے ہی ختم کردیا جائے۔ یہ سن کر تمام لوگ کہنے لگے کہ اسلام کو پھیلانے والے (حضرت سیدنا) **محمد بن عبداللہ** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہیں، لیکن (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) انہیں شہید کرنا آسان نہیں کیونکہ ان کا تعلق قریش سے ہے، اور ان کی شہادت کے بعد قریش، بنو ہاشم اور بنو زہرہ قبائل کے سارے لوگ ہمارے دشمن ہوجائیں گے۔ قریش کے اس سردار نے کہا: ''جو شخص یہ کام کرے گا میں اسے ایک سو سرخ اور سیاہ اونٹنیاں اور ایک ہزار اوقیہ چاندی دوں گا جس کا ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہوگا۔''

اچانک ایک رعب دار چہرے والا شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: **''یہ کام میں کروں گا۔''** تمام لوگ حیران ہوئے لیکن سب کو یقین تھا کہ یہ اہم کام یہ

شخص کرسکتا ہے، کیونکہ طاقت و بہادری اور نڈر و بے باک ہونے میں وہ بہت مشہور تھا۔

چنانچہ وہ بہادر شخص گھر سے ننگی تلوار لے کر اس برے ارادے سے نکل کھڑا ہوا۔ مکہ مکرمہ کی ایک گلی سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص سے سامنا ہوگیا، اس نے پوچھا: ''خیریت ہے! ننگی تلوار لیے کہاں جارہے ہو؟ لگتا ہے تمہارا ارادہ کچھ ٹھیک نہیں۔'' اس بہادر شخص نے کہا: ''ہاں! میں (حضرت سیدنا) **محمد بن عبد اللہ** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو (**مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ) شہید کرنے کے ارادے سے جارہا ہوں، میں اسلام کو جڑ سے اکھاڑ دینا چاہتا ہوں۔'' اس شخص نے کہا: ''پہلے اپنے گھر کی بھی خبر لے لو، تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں اسلام قبول کر چکے ہیں۔''

یہ سنتے ہی وہ آگ بگولہ ہوگیا اور راستہ تبدیل کرکے دوسری گلی میں داخل ہوگیا، اور اس مبارک مکان کے سامنے جا پہنچا جس میں وہ تینوں قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرتے اور تلاوت کیا کرتے تھے۔ ان تینوں میں ایک اس کی بہن اور دوسرا بہنوئی جبکہ تیسرا شخص ان کو قرآن سکھانے والا تھا۔ اُس وقت بھی مکان کے اندر سے کچھ پڑھنے کی آواز آرہی تھی، اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، اندر سے پوچھا

گیا: ''کون؟'' اس نے اپنا نام بتایا تو مکان میں موجود وہ تینوں گھبرا گئے، بہن اور بہنوئی کے علاوہ تیسرا شخص ڈر کے مارے کسی کونے میں چھپ گیا، الغرض جلدی میں یہ لوگ قرآنِ پاک چھپانا بھی بھول گئے، بہن نے دروازہ کھولا تو اس شخص نے اپنی بہن اور بہنوئی دونوں پر غضب ناک ہوتے ہوئے پوچھا: **''اے دشمنِ جاں! تم لوگ بے ایمان ہو گئے ہو، اپنے آباء واجداد کے دین کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کرلیا ہے؟''**

دونوں نے اسلام کی محبت سے سرشار جواب دیتے ہوئے کہا: **''اے بھائی! ہم بے دین ہو گئے یا کچھ بھی ہو گئے، تم یہ بتاؤ تمہارے دین میں کیا سچائی ہے؟ ہم تو ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں جو وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک ہے، ہم دینِ اسلام ہی کو حق سمجھتے ہیں، اور ہرگز اسے نہ چھوڑیں گے۔''**

یہ سننا تھا کہ اسے مزید طیش آ گیا، اس نے کہا: **''میں تمہیں ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔''** اور غصے میں بہن و بہنوئی دونوں کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا اور خوب مارا یہاں تک کہ مار مار کر لہولہان کر دیا۔ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے ان دونوں عاشقانِ قرآن نے اپنی زبان سے **اُف** تک نہ کیا، اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں آنے والی اس بڑی آزمائش پر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا، بلکہ اسلام کی محبت میں

''**استقامت کا پہاڑ**'' بن گئے، اور زبانِ حال سے گویا اس بات کا عہد کیا کہ:

''**راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ **میں اسلام پر قائم رہنے کے لیے اگر اپنے جسم کے ہزاروں ٹکڑے بھی کروانے پڑے تو ضرور کروائیں گے مگر دینِ اسلام کو ہرگز نہ چھوڑیں گے۔**''

جب مار مار کر وہ تھک گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ ان پر کوئی اثر ہونے والا نہیں تو ایک تخت پر بیٹھ گیا۔ وہاں موجود **قرآنی صحیفوں** کو دیکھ کر کہنے لگا: ''یہ کیا ہے؟'' بہن نے کہا: ''یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کلام ''**قرآن مجید**'' ہے، تم ناپاک ہو اسے ہاتھ نہیں لگا سکتے، ہاں غسل کر لو پھر اسے چھو سکو گے۔'' اس نے غسل کیا اور پھر قرآنِ پاک کو ہاتھوں میں لے کر کھولا تو سورۂ ''طٰہٰ'' سامنے آگئی، اسے پڑھنے لگا جیسے ہی اِس آیت کی تلاوت کی: ﴿إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي﴾ (**ترجمۂ کنزالایمان:** ''بیشک میں ہی ہوں **اللہ** کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔'' پ ١٦، طه: ٢٠)

یہ پڑھنا تھا کہ پورے بدن پر ایک عجیب سی ہیبت طاری ہوگئی، دل کی دنیا زیر و زبر ہوگئی، اور بالآخر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

(تاریخ الخلفاء، ص ٨٨، السیرۃ النبویۃ، اسلام عمر بن الخطاب، ج ١، ص ٣١٩، سیرت سید الانبیاء، ص ١٠٣ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابتدائے اسلام میں دوعالم کے مالِک ومختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کی تصدیق کرنے والوں پر مشرکین مکہ نے بے پناہ ظلم وستم ڈھائے حتی کہ جو کل تک محافظ تھے آج وہی جانی دشمن بن گئے، اورتو اور اپنے خونی رشتہ داروں نے ہی ظلم وستم کی انتہا کردی، مگر مسلمانوں کی استقامت پر قربان جایئے ظلم وستم سہ کر لہولہان ہوگئے مگر ان کے ایمان میں فرق نہ آیا۔ جیسا کہ مذکورہ بالا صحابی اور صحابیہ کا واقعہ آپ نے پڑھا کہ لہولہان ہونے کے باوجود **''استقامت کا پہاڑ''** بنے رہے، بلکہ دین اسلام اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت پر **استقامت کا ایسا عظیم مظاہرہ** کیا کہ انہیں دینِ اسلام سے پھیرنے والا بھائی خود دائرۂ اسلام میں داخل ہوگیا۔

استقامت کا مظاہرہ کرنے والا یہ جوان کون تھا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں لہولہان ہونے والے اور دین اسلام پر صبر و رضا کے ساتھ استقامت کا عظیم مظاہرہ کرنے والے یہ جوان جنتی صحابی حضرت سیدنا **سعید بن زید** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے اور تکالیف میں ان کا ساتھ دینے والی خاتون آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اطاعت شعار زوجہ اُمِّ جمیل حضرت

سیدتنا فاطمہ بنت خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تھیں اور ان کو لہولہان کرنے والے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔

سیدنا سعید بن زید کا نام و نسب

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام ''سعید'' اور کنیت ''اَبُو الْاَعْوَر'' ہے۔آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے:سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لؤی قرشی عدوی۔

(تاریخ مدینہ دمشق،ج ۲۱،ص ۶۲۔۶۶)

سلسلۂ نسب میں حضور سے اتصال

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سلسلۂ نسب دسویں پشت میں کعب بن لؤی پر جا کر خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک نسب سے جا ملتا ہے۔ (الریاض النضرۃ،ج ۲،ص ۳۳۷)

والدہ محترمہ کا تعارف

آپ کی والدہ حضرت سیدتنا فاطمۃ بنت بعجہ بن امیہ بن خویلد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق قبیلہ بنوخزاعہ سے ہے اور آپ ابتداءً اسلام لانے والے خوش نصیبوں میں سے ہیں۔

(الاصابة، حرف السين المهملة، سعيدبن زيد، ج ٣، ص ٨٧، تاريخ مدينة دمشق، ج ٢١، ص ٦٦)

والد گرامی کا تعارف

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے **والد محترم** حضرت سیدنا زید بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ دو عالم کے مالک ومختار، مکّی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحیٔ نبوت نازل ہونے سے پہلے ہی آپ دنیا سے تشریف لے گئے تھے۔

(الرياض النضرة، ج ٢، ص ٣٣٧)

ملت ابراہیمی کے پیروکار

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد ماجد کفر وشرک اور زمانہ جاہلیت کی خرافات سے بیزار تھے اور قریش پر ہمیشہ نکتہ چینی کیا کرتے تھے۔ آپ **مُوَحِّد** (یعنی اللہ تعالٰی کو ایک ماننے والے) اور ملت ابراہیمی کے پیروکار تھے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا زید بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے کہا: میں نے اپنی قوم کی مخالفت کی، میں نے سیدنا ابراہیم واسمٰعیل عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مذہب کی پیروی کی اور اس کی جس کی وہ عبادت کرتے تھے، وہ دونوں اس قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ اور میں بنی اسمٰعیل میں سے ایک نبی کا انتظار کر رہا ہوں۔ میرا گمان یہ ہے کہ میں ان کا زمانہ نہیں پاسکوں گا۔ میں ان پر ایمان لاتا ہوں اور ان کی تصدیق کرتا ہوں

اور گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں اگر تمہاری عمر دراز ہو اور ان سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہنا۔ حضرت سیدنا عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول کیا اور پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حضرت سیدنا زید بن عمرو رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کا سلام پیش کیا تو نبی اکرم رحمت دو عالم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے ان کو جنت میں دیکھا کہ وہ دامن گھسیٹ رہے ہیں۔

(الطبقات الکبری، طبقات البدریین من المھاجرین، الطبقة الاولی، ج۳، ص ۲۹۰)

حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا زید بن عمرو رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو دیکھا کہ آپ **کعبۃُ اللّٰہ** شریف سے پیٹھ لگائے کھڑے ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں: ''اے گروہِ قریش! خدا کی قسم! تم میں سے میرے علاوہ کوئی بھی دینِ ابراہیمی پر نہیں۔'' آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه بچیوں کو زندہ درگور ہونے سے بچاتے جب کوئی اپنی بچی کو مارنے کا ارادہ کرتا تو آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه اس سے فرماتے: ''اسے قتل نہ کرو میں اس (کی پرورش) کا بار برداشت کروں گا۔'' پھر اسے لے لیتے جب بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے: ''اگر تم چاہو تو تمہیں دے دوں اور اگر چاہو تو اس (کے نکاح) کا بار میں اٹھا لوں۔''

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب حدیث زید بن عمرو، الحدیث: ۳۸۲۸، ج ۲، ص ۵۶۸)

اعلائے حق کا جذبہ

حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد حضرت سیدنا زید بن عمرو بن نفیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ زمانۂ جاہلیت میں علی الاعلان قریش کے دین سے براءت کا اظہار کیا کرتے تھے اور اسی وجہ سے آپ کا چچا خطاب بن نفیل آپ کو بہت زیادہ تکلیفیں دیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ ان کو مکہ مکرمہ سے شہر بدر کر دیا اور پھر دوبارہ مکہ مکرمہ میں داخل بھی نہ ہونے دیا۔ مگر آپ کی وحدانیت پر استقامت کے کیا کہنے! ہزاروں ظلم وستم اور تکالیف سے بھرپور پابندیاں آپ کو متزلزل نہ کرسکیں۔ چنانچہ آپ کے دو شعر بہت مشہور ہیں جنہیں آپ مشرکین کے میلوں اور مجمعوں میں بہ آواز بلند سنایا کرتے تھے۔

اَرَبًّا وَّاحِدًا اَمْ اَلْفَ رَبٍّ

اَدِیْنُ اِذَا تُقُسِّمَتِ الْاُمُوْر

تَرَکْتُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰی جَمِیْعًا

کَذَالِکَ یَفْعَلُ الرَّجُلُ الْبَصِیْر

یعنی کیا میں ایک رب کی اطاعت کروں یا ایک ہزار رب کی؟ جب کہ لوگوں کے دینی معاملات تقسیم ہو چکے ہیں۔ میں نے تو لات و عزیٰ سب جھوٹے خداؤں کو

چھوڑ دیا ہے۔اور یقیناً ہر بصیرت والا ایسا ہی کرے گا۔

(السیرۃ النبویۃ، زید بن عمرو بن نفیل، ج ۱، ص ۹۲)

آپ اکیلے پوری اُمت ہیں

دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''زید بن عمر بن نفیل میرے اور عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے درمیان ایک امت ہیں، کل بروزِ قیامت انھیں ایک امت کے طور پر اٹھایا جائے گا۔''

(السنن الکبریٰ، کتاب المناقب، زید بن عمرو بن نفیل، الحدیث: ۸۱۸۷، ج ۵، ص ۵۴)

اِسلام کی جانب میلان کا بنیادی سبب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً نیک والدین کی اولاد میں بھی ان کے تقوے کے آثار موجود ہوتے ہیں، والدین جن چیزوں سے محبت یا نفرت کرتے ہیں ان کی اولاد میں بھی فطرتاً وہی نفرت یا محبت پائی جاتی ہے۔ یقیناً حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے **اسلام کی جانب میلان کا بنیادی سبب** یہی تھا کہ انہوں نے اپنے والد محترم کو راہِ حق کی تلاش میں سرگرداں دیکھا۔ باپ کا نیکی کی طرف رجحان بیٹے کے حق میں مفید ثابت ہوا اور قبولِ اسلام کا محرّک بنا۔

حضرت سیدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے قرابت داری

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بہن حضرت سیدتنا

فاطمہ بنت خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نکاح میں تھیں اور حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بہن حضرت سیدتنا عاتکہ بنت زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نکاح میں تھیں۔ (اسد الغابہ، سعید بن زید القرشی، ج ۲، ص ۴۵۶)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دراز قد اور گھنے بالوں والے تھے۔

(الریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۳۳۹)

حقیقی سعادت وخوش بختی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اسلام لانے سے پہلے اور اسلام لانے کے بعد بھی ''سعید'' ہی رہا، گویا زمانہ جاہلیت میں صرف آپ کا نام ''سعید'' تھا لیکن جیسے ہی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی میں آئے تو حقیقی سعید یعنی خوش بخت بن گئے نیز سعادتوں اور خوش بختیوں کی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر چھما چھم بارش ہونے لگی اور کیوں نہ ہو کہ

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا
جس کے حضور ہوگئے اُس کا زمانہ ہوگیا

مبتدی مسلمان

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ قدیم الاسلام ہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دارِ اَرقم میں داخل ہونے سے قبل ہی اسلام لاچکے تھے۔

(الاصابۃ، حرف السین المھملۃ، سعیدبن زید، ج ۳، ص ۸۷)

مہاجرِ اول

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مہاجرین اوّلین میں سے ہیں۔

(تاریخ مدینہ دمشق، ج ۲۱، ص ۶۵)

یعنی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار ان صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جنہوں نے اولاً ہجرت مدینہ کی سعادت حاصل کی۔ پارہ ۱۱، سورۃ التوبہ، آیت ۱۰۰ میں مہاجرین اولین عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے لیے رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور جنت کا خصوصی مژدہ سنایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(۱۰۰)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

رشتۂ مواخات

مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیدنا رافع بن مالک زرقی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مابین رشتۂ مواخات قائم فرمایا۔ (الطبقات الکبری، ج ۳، ص ۲۹۲)

حضرت سیدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قبولِ اسلام

آپ اور آپ کی زوجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے سبب امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے جن کی ذات گرامی سے اسلام کو ایسا عظیم فائدہ ہوا کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

(تہذیب الاسماء واللغات، باب سعید بن زید، ج ۱، ص ۲۱۱)

آپ کی خوش بختی

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ حضرت سیدتنا فاطمہ بنت خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نہایت ہی پرہیزگار اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فرمانبردار تھیں، نیز راہ خدا میں اسلام کی خاطر آنے والی مصیبتوں میں انہوں نے آپ کا بہت ساتھ دیا اور یقیناً نیک و فرمانبردار زوجہ کا ہونا بھی سعادت مندی ہے۔ چنانچہ، حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، رسول اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی

آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تین چیزیں ابن آدم کی خوش بختی سے ہیں اور تین چیزیں ابن آدم کی بدبختی سے ہیں۔“ ابن آدم کی خوش بختی والی تین چیزیں یہ ہیں: (۱) اطاعت گزار نیک بیوی (۲) اچھی رہائش گاہ (۳) اور اچھی سواری۔ اور بدبختی والی تین چیزین یہ ہیں: (۱) بداخلاق نافرمان بیوی (۲) بری رہائش گاہ (۳) اور بری سواری۔

(مسند امام احمد، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص، الحدیث: ۱۴۴۵، ج ۱، ص ۳۵۷)

بیعت رضوان کا شرف

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیعت رضوان میں بھی شرکت کی۔ اس بیعت میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے **سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دست اقدس پر ایک درخت کے نیچے اپنے ہاتھ رکھ کر بیعت جہاد کی تھی اور قرآن مجید پارہ ۲٦، سورۃ الفتح، آیت ۱۰ میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس مبارک بیعت کو اپنی بیعت فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ﴾ **ترجمۂ کنز الایمان:** وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو **اللّٰہ** ہی سے بیعت کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جہنم سے آزادی کی بشارت

احادیث مبارکہ میں ''بیعتِ رضوان'' میں شامل ہونے والے تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے لیے جہنم سے آزادی کی بشارت موجود ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا جابر بن **عبداللّٰہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْ لاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔''

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل من بایع تحت الشجرۃ، الحدیث: ۳۸۸۶، ج ۵، ص ۴۶۲)

جنتی ہونے کی بشارت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں۔ یعنی جن دس صحابہ کرام کو ساقیٔ کوثر، مالکِ جنت نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی بشارتِ عظمیٰ سے نوازا ان میں سے ایک آپ بھی ہیں۔ چنانچہ ''ترمذی شریف'' میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے جمِ غفیر میں یوں حدیث پاک بیان کی کہ مالکِ جنت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دس افراد جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبد الرحمٰن، ابوعبیدہ، سعد بن ابی وقاص یہ سب جنتی ہیں۔ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

ان نو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اسما ذکر کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش ہو گئے، لوگوں نے عرض کیا: ''یہ تو نو ہیں، ہم آپ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتے ہیں آپ بتائیں کہ دسویں کون ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''تم نے مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم دی ہے تو بتا دیتا ہوں۔ ابو الاعور جنتی ہیں۔ (ابو الاعور حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے)

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف، الحدیث: ۳۷۶۹، ج ۵، ص ۴۱۶)

آپ کے رفیقِ جنت

حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ **رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟'' عرض کی: کیوں نہیں **یا رسول اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فرمایا: ''تمہارے والد یعنی ابو بکر جنتی ہیں اور جنت میں ان کے رفیق حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے، عمر جنتی ہیں ان کے رفیق حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے، عثمان جنتی ہیں ان کا رفیق میں خود ہوں، علی جنتی ہیں ان کے رفیق حضرت یحیٰی بن زکریا عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے، طلحہ جنتی ہیں ان کے رفیق حضرت داود عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے، زبیر جنتی ہیں ان کے رفیق حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے، سعد بن ابی

وقاص جنتی ہیں ان کے رفیق حضرت سلیمان بن داود عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے، **سعید بن زید جنتی ہیں ان کے رفیق حضرت موسی بن عمران** عَلَیْہِ السَّلَام **ہوں گے،** عبدالرحمن بن عوف جنتی ہیں ان کے رفیق حضرت سیدنا عیسی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے، ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں ان کے رفیق حضرت سیدنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَام ہوں گے۔'' پھر فرمایا: ''اے عائشہ! میں مرسلین کا سردار ہوں اور تمہارے والد افضل الصدیقین (یعنی صدیقین میں سب سے افضل) ہیں اور تم اُمّ المومنین (یعنی تمام مومنوں کی ماں) ہو۔''

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۳۵)

آپ کی گستاخی کا انجام

حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک عورت جس کا نام ''اَروٰی بنت اویس'' تھا اس نے حاکمِ مدینہ مروان بن حکم کے دربار میں حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خلاف یہ دعوی دائر کیا کہ انہوں نے میری زمین پر ناجائز قبضہ کر لیا ہے۔ مروان نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جواب طلب کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث سننے کے بعد بھی اس کی زمین پر قبضہ کروں گا۔ مروان نے کہا: آپ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا سنا ہے؟

آپ نے فرمایا: میں نے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ ''جو شخص کسی کی ایک بالشت زمین پر ناجائز قبضہ کرے گا، قیامت کے دن اس کو ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جواب سن کر مروان نے کہا: اب میں آپ سے کوئی گواہ طلب نہیں کروں گا۔ حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ فیصلہ سن کر کچھ اس طرح دعا مانگی: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو تُو اسے اندھا کر دے اور جس زمین کے بارے میں اس نے دعوی کیا ہے اسی زمین پر اسے موت دے دے۔'' چنانچہ حضرت سیدنا محمد بن **عبد اللہ** بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ میں نے اس عورت کو دیکھا تو وہ اندھی ہوگئی تھی اور دیواریں پکڑ پکڑ کر اِدھر اُدھر چلتی پھرتی تھی یہاں تک کہ وہ ایک دن اسی زمین کے ایک کنویں میں گر کر مرگئی۔

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، تحریم الظلم وغصب الارض، الحدیث: ۱۶۱۰، ص۸۷۰)

اللہ کے برگزیدہ بندوں سے محبت یا نفرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ جس طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں سے محبت کرنا باعث رحمت و برکت ہے اسی طرح ان سے دشمنی کرنا یا ان کے خلاف کسی بھی قسم کی محاذ آرائی کرنا دنیا و آخرت میں ذلت و خسارے کا باعث

ہے۔ بلکہ اولیاء اللہ سے دشمنی کرنے والے کے خلاف توخودرب عَزَّوَجَلَّ کا اعلان جنگ ہے۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشادفرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی، اسے میرا اعلان جنگ ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ۶۵۰۲، ج ۴، ص ۲۴۸)

مقام صحابی بزبانِ صحابی

حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک موقع پر ارشادفرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جو کسی غزوہ میں شریک ہوا اور اس کے چہرہ پر گرد لگ گئی تو یہ اس سے افضل ہے کہ تم میں سے کسی کو حضرت سیدنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جتنی عمر (یعنی ساڑھے نوسوسال) دی جائے اور وہ نیک اعمال کرتا رہے۔

(مسند امام احمد، مسند سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، الحدیث: ۱۶۲۹، ج ۱، ص ۳۹۷)

آپ کی دنیا سے بے رغبتی اور میلانِ آخرت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیدنا

ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی جانب یہ پیغام بھیجا کہ: ''مجھے حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیسے آدمی ہیں؟ حضرت سیدنا یزید بن ابو سفیان اور حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خیریت اور مسلمانوں کے ساتھ ان کے رویے اور خیر خواہی سے بھی باخبر کیجئے۔'' حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جواباً یہ پیغام بھیجا کہ ''حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بہترین انسان ہیں، مسلمانوں کے زبردست خیر خواہ اور ان کے دشمن پر بے پناہ شدت فرماتے ہیں۔ جبکہ حضرت سیدنا عمرو بن عاص اور حضرت سیدنا یزید بن ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خیر خواہی بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پسند کے مطابق ہے۔''

پھر امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیدنا سعید بن زید اور سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی کارکردگی دریافت کی تو حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''یہ بھی بہتر ہیں، بس اتنا ہے کہ سرداری نے ان دونوں کی دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی جانب میلان میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے۔'' (تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۶۵، ص ۶۸)

حکمرانی کے باوجود تقویٰ برقرار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے اسلاف رَحِمَہُمُ اللہُ

تَعَالٰی کا زہدوتقوی کیسا بے مثال ہوا کرتا تھا، نہ توانہیں منصب کے حصول کی خواہش ہوتی اور نہ ہی مال ودولت کی ہوس، اگرکوئی اہم عہدہ قبول کرنے کی نوبت آبھی جاتی تو یہ حضرات اسے عطیہ خداوندی سمجھا کرتے، حکمرانی کے باوجودان کا تقویٰ برقرار رہتا، نیزوہ حکمرانی یاذمہ داری ان کی عبادات وریاضات میں اضافے کا باعث بنتی۔ **مگرافسوس!** آج ہماراحال یہ ہے کہ ہمیں کوئی عہدہ مل جائے توہماری چال ہی تبدیل ہوجاتی ہے، پہلے تواپنے ماتحت اسلامی بھائیوں سے نہایت ہی خوش اخلاقی سے گفتگوکرتے ہیں لیکن جیسے ہی کوئی عہدہ ملاغرور وتکبر، حسد، کینہ، ظلم یاان جیسے دیگرکئی گناہوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اے **کاش!** ہم بھی اپنے اسلاف کی سیرت پرعمل کرنے والے بن جائیں اورکوئی عہدہ ملے یانہ ملے ہمارے تقوے میں کسی بھی طرح کمی نہ آئے۔

سعید بن زید، حاکم دمشق

واضح رہے کہ امین الامۃ حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کودمشق کا حاکم مقررفرمایا تھا۔

(تاریخ مدینه دمشق، ج ۲۱، ص ۶۲)

اعلائے کلمۃ الحق کا عظیم جذبہ

جب حاکم مدینہ مروان بن حکم کوشامی قاصد کے ہاتھوں ایک مکتوب روانہ کیا

گیا جس میں لوگوں کو یزید کی بیعت کرنے کا حکم دیا گیا تھا تو حاکم مدینہ نے فوراً اس پر عمل نہ کیا، چنانچہ شامی قاصد نے حکم کے نفاذ میں تاخیر ہوتی دیکھ کر بے ساختہ کہا: ''اے مروان! بیعت کا حکم نافذ کرنے میں کیا چیز آڑے آ رہی ہے؟'' مروان نے کہا: ''جب تک حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آکر بیعت نہیں کر لیتے میں کچھ نہیں کر سکتا کیوں کہ شہر والے انہیں اپنا سردار مانتے ہیں، جب وہ یزید کی بیعت کر لیں گے تو لوگ با آسانی بیعت پر راضی ہو جائیں گے۔'' شامی قاصد نے مروان سے کہا: ''کیوں نہ میں ان کو یہاں لے آؤں۔'' چنانچہ اس نے حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر آکر کہا: ''آپ میرے ساتھ بیعت کرنے چلیں۔'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم جاؤ! میں بعد میں آجاؤں گا۔'' اس نے کہا: ''چلئے ورنہ میں آپ کی گردن اُڑا دونگا؟'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کی دھمکی کی قطعاً پرواہ نہ کی اور اعلائے کلمۂ حق کا عظیم مظاہرہ کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا: ''کیا تم میری گردن اڑاؤ گے؟ خدا کی قسم! تم مجھے ایسی ظالم قوم کی بیعت کی طرف بلا رہے ہو جن سے ماضی میں جہاد کر چکا ہوں۔'' آپ کی حق و صداقت سے بھرپور یہ آواز سن کر وہ منہ بنائے مروان کے پاس پہنچا اور اسے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ یہ سن کر مروان نے اسے خاموش رہنے کا کہا۔ (الریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۳۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف کا کردار کس قدر قابل رشک ہوا کرتا تھا، آئینہ باطل کے سامنے حق وصداقت کی منہ بولتی تصویر بن جایا کرتے تھے، کیونکہ انہیں کسی دنیوی حاکم کا قطعاً خوف نہ ہوتا تھا، ان کا دل توصرف خوف خدا عَزَّوَجَلَّ کا گرویدہ تھا، ان پر ظلم کیا جاتا تو طاقت وقدرت کے باوجود جواباً ظلم نہ کرتے، کڑوی کسیلی باتوں کا جواب میٹھے اور موثر انداز میں دیا کرتے، ان کی زبان سے طنز اور طعن وتشنیع کے تیروں کے بجائے علم وحکمت کے مدنی پھول برسا کرتے، اسی اخلاص کی برکت سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کی زبان میں وہ ہیبت رکھی تھی کہ نرم ونازک لہجہ ہونے کے باوجود بھی مخاطب تھر تھر کانپنے لگ جاتا۔

آپ کا شوقِ جہاد

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے شوق جہاد کے کیا کہنے! آپ بدر کے علاوہ تمام غزوات مثلاً: غزوۂ احد، غزوۂ خندق، خیبر، حنین، طائف اور غزوۂ تبوک وغیرہ میں شریک ہوئے۔ (الریاض النضرۃ، ج ٢، ص ٣٤١)

بدری صحابی

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے **"بدری صحابی"** ہونے میں کوئی اختلاف نہیں کہ بخاری شریف میں خود حضرت سیدنا **عبد اللّٰہ** بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کو

''بدری'' فرمایا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اگرچہ ''غزوۂ بدر'' میں شریک نہ ہوسکے پھر بھی آپ کا شمار ''بدری صحابہ'' میں ہوتا ہے اس کی دو وجوہات ہیں:

(۱) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا طلحہ بن **عبید اللّٰہ** اور حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو شام کی طرف کفار کی جاسوسی کے لیے بھیجا تھا جب یہ دونوں وہاں سے مدینہ منورہ واپس لوٹے تو ''غزوۂ بدر'' واقع ہو چکا تھا۔(چونکہ جنگی جاسوسی بھی جنگ ہی میں شرکت ہے اسی لیے ان دونوں صحابیوں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو 'بدری'' فرمایا گیا ہے)

(الریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۳۴۱)

(۲) سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مالِ غنیمت میں سے ان کا حصہ عطا فرمایا، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ بدری ہیں اگر وہ بدری نہ ہوتے تو انہیں ان کا حصہ نہ دیا جاتا۔ چنانچہ، حضرت سیدنا عروہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غزوۂ بدر سے لوٹنے کے بعد جب حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ملک شام سے واپس آئے تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مالِ غنیمت میں سے اُن کا حصہ عطا فرمایا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار کیا: ''**یارسول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا اجر؟'' ارشاد فرمایا:

''تمہارے لیے تمہارا اَجر ہے۔''

(معرفة الصحابة ، معرفة سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل، ج ۱، ص ۱۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شام کی فتوحات میں آپ کا کردار

امین الامۃ کا مکتوب

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں کا لشکر مختلف علاقے فتح کرتا ہوا جب ''**بَعْلَبَکّ**'' پہنچا تو امیر لشکر امین الامۃ حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک مکتوب کے ذریعے **بَعْلَبَکّ** کے حاکم ہربیس کو پیغام دیا کہ اسلام لے آؤ یا پھر جزیہ دے کر امان حاصل کرلو۔تمہارے پاس یہی دوصورتیں ہیں ورنہ تیسری صورت صرف جنگ ہے۔قاصد نے یہ مکتوب حاکم ہربیس کو دیا۔ ہربیس نے جنگی ماہرین اور رومی فوج کے کمانڈروں سے مشورے کے بعد قاصد کو جنگ کا پیغام دے دیا۔ بہر حال پہلے معرکے میں دونوں طرف سے کافی جانی نقصان ہوا۔

حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے **حضرت سیدنا سعید بن زید** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا یا اور انہیں پانچ سو گھڑ سوار اور تین سو پیادہ لشکر عطا

فرمایا اور رومیوں کو قلعے کے دروازے پر ہی قتل کرنے اور مسلمانوں سے غافل رکھنے کا حکم دیا۔ پھر حضرت سیدنا ضرار بن ازور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پانچ سو گھڑ سوار اور سو پیادہ لشکر دے کر باب شام کی طرف سے جرأت و بہادری کے ساتھ لڑنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ جب صبح ہوئی تو ہربیس نے اپنے لشکر کی صف بندی کر کے باب وسط سے زوردار حملہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ باب وسط کھلتے ہی رومی سپاہی سیلاب کی مانند امڈ آئے اور اسلامی لشکر پر ٹوٹ پڑے۔ لڑتے لڑتے دونوں لشکر کچھ ہی دیر میں ایک دوسرے کے مقابل آ گئے۔

مسلمانوں کی جنگی حکمت عملی

حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سیدنا ضرار بن ازور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حکم کے مطابق اپنے دستوں کے ساتھ قلعے کے بند دروازوں کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ حضرت سیدنا سہل بن صباح عبسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں رومیوں کے زوردار حملے کی اطلاع دینے کی خاطر آگ جلادی۔ جیسے ہی ان دونوں لشکروں نے آگ کا دھواں دیکھا تو فوراً سمجھ گئے کہ اسلامی لشکر کو ہماری ضرورت ہے۔ لہٰذا دونوں دستے تیزی کے ساتھ حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے

دستے سے آملے۔رومی اس وقت قلعے کی دیوار سے کچھ دور لڑ رہے تھے لٰہذا دونوں جانب سے مسلمانوں کے نرغے میں آگئے۔رومیوں کو جب اپنی ناکامی کا یقین ہوگیا تو ان کے قدم میدان جنگ سے اکھڑ گئے اور راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے حاکم ہربیس سمیت بھاگ کھڑے ہوئے۔

پہاڑ کا محاصرہ

حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پانچ سو گھڑ سواروں کے ساتھ ہربیس اور اس کے لشکر کا تعاقب کرنے لگے۔رومیوں کو غار میں پناہ لیتے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس گروہ کی ہلاکت کا ارادہ فرمایا ہے،ان کا ہر جگہ سے محاصرہ کرو،اور اگر ان میں سے کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھے تو اس کو ہر گز نہ چھوڑو۔''رومی غار میں محصور ہوگئے اور یہ سلسلہ چند دنوں تک جاری رہا،ایک دن اچانک رومیوں نے محاصرہ توڑنے کے لئے زبردست حملہ کر دیا۔حملہ اس قدر شدید تھا کہ اسلامی لشکر آزمائش میں آگیا۔

حضرت سیدنا ضرار بن ازور رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اطلاع ملنے پر حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کے ساتھیوں کی مدد کے لئے فوراً پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو وہاں بڑا نازک مرحلہ درپیش تھا۔اسلامی لشکر کو رومیوں نے چاروں

طرف سے گھیر رکھا تھا اور لگ بھگ ستر افراد کو شہید و زخمی کر دیا تھا۔ جب مجاہدین کو معلوم ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مدد لشکر کی صورت میں ہمارے پاس آ پہنچی ہے تو تمام مجاہدین پوری قوت سے مل کر رومیوں پر ٹوٹ پڑے اور ان کے لشکر کو تہہ و بالا کر دیا، شمشیر زنی اور تیر اندازی کے وہ جوہر دکھائے کہ رومیوں کی کثیر تعداد کو خاک و خون میں ملا دیا۔ حاکم ہربیس اپنے ساتھیوں کے ہمراہ واپس غار میں گھس گیا۔ بھاگتے ہوئے رومیوں پر مجاہدین نے یلغار کی تو اور بھی بہت سے رومی مسلمانوں کی ضربوں سے کٹ کٹ کر زمین پر گرنے لگے، ایک بار پھر رومی لشکر اسلامی لشکر کے حصار میں آ گیا۔ حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے گرد سخت پہرہ بٹھا دیا، کوئی بھی رومی کافر غار سے سر نکالتا تو مجاہدین اس پر فوراً تیر چلا دیتے، اور وہ زخمی ہو کر واصل جہنم ہو جاتا۔

(فتوح الشام، الجزء: ا، ص ۱۲۴ تا ۱۲۵)

سیدنا سعید بن زید کی اعلیٰ فہم و فراست

حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے محصورین کی سخت نگرانی کے لیے کچھ مجاہدین کو حکم دیا کہ وہ لکڑیاں جمع کریں اور حصار کے گرد آگ جلائیں تاکہ حصار پر موجود مجاہدین سخت سردی سے محفوظ رہیں اور غار میں موجود کوئی رومی اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے راہ فرار اختیار نہ کر سکے۔ اور پھر رات بھر

مجاہدین کے ہمراہ حصار کے گرد تکبیر و تہلیل کی صدائیں بلند کرتے ہوئے گھومتے رہے۔ غار میں چھپے رومیوں کی حالت بہت خراب تھی۔ بھوک، پیاس سے ان کا برا حال تھا سخت سردی سے ان کے جسم شل ہوگئے تھے، بڑی مشکل سے رات بسر ہوئی۔

غیر اللہ کو سجدہ کرنے سے منع کردیا گیا

رومی ذلت وخواری اور مشقت کی حالت میں غار میں محصور تھے۔ جب رومیوں کو یقین ہوگیا کہ اسی طرح رہے تو ہم بھوک و پیاس اور سردی سے ہلاک ہوجائیں گے تو حاکم ہربیس نے اپنے مشیروں سے مشورہ کیا کہ اب ان عربوں سے صلح کرنے میں ہی عافیت ہے۔ تمام نے اس رائے سے اتفاق کیا چنانچہ حاکم ہربیس نے اپنے قاصد کے ذریعے صلح کا پیغام بھجوایا۔ جب قاصد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے اپنے دستور کے مطابق آپ کو سجدہ کرنا چاہا لیکن اسے سختی سے منع کردیا گیا۔ اس قاصد نے انتہائی تعجب سے پوچھا: آپ اپنے امیر کی تعظیم سے مجھے کیوں روکتے ہیں؟ تو حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ''ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہیں اور ہماری شریعت میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور کو سجدہ ہرگز روا نہیں۔'' قاصد نے جب یہ سنا تو بے ساختہ پکار اٹھا: یہی تو تمہاری وہ بنیادی خوبی ہے جس کے سبب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں

نصرانیوں اور دیگر اقوام پر غلبہ عطا فرماتا ہے۔

سجدہ شکر کی ادائیگی

حاکم ہربیس اپنا قیمتی لباس اتار کر بکریوں اور بھیڑیوں کے اون سے بنا ہوا لباس پہنے انتہائی خائب و خاسر اور ذلیل و رسوا ہو کر آپ کی بارگاہ میں پہنچا۔ آپ نے جب اس کی ذلت و رسوائی کو ملاحظہ فرمایا تو فوراً بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہو گئے اور یوں عرض کرنے لگے: ''الٰہی! تیرا شکر ہے کہ تو نے ایسی جابر و متکبر قوم کو ہمارے ہاتھوں سرنگوں کیا۔'' پھر حاکم ہربیس کی جانب متوجہ ہوئے تو وہ کہنے لگا: ''اے مسلمانوں کے سالار! کیا صلح کی کوئی صورت نکل سکتی ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''صلح کرنے کا اختیار صرف ہمارے سپہ سالار حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہے۔ اگر صلح کرنی ہے تو ان کی خدمت میں جانا پڑے گا۔'' چنانچہ وہ آپ کے ہمراہ حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور مال و جزیہ دینے کی شرط پر صلح کر لی۔

(فتوح الشام، جبلہ یحارب خالدا، الجزء: ۱، ص ۱۲۵ تا ۱۲۷)

سیدنا سعید بن زید کو فتح کی مبارک باد

حاکم ہربیس کو بعلبک کی حاکمیت سے محرومی کا بڑا صدمہ تھا چنانچہ امان ملنے کے بعد کچھ عرصہ تو بعلبک میں رہا لیکن کچھ باہمی اختلافات اور کچھ مسلمانوں

سے بدلہ لینے کے جذبے نے اسے مسلمانوں کے خلاف اعلانِ بغاوت پر مجبور کر دیا بہرحال دونوں فوجوں کے درمیان زبردست معرکہ ہوا، نصرت خداوندی نے یہاں بھی مسلمانوں کا ساتھ دیا جس کے نتیجے میں حاکم ہربیس اپنے ہزاروں ساتھیوں سمیت واصل جہنم ہوا۔ اور حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خود حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس کی مبارک باد دی۔ چنانچہ جنگ حمص میں عظیم فتح کے بعد حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خود حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: آپ کو مبارک ہو۔ لیکن ایک معمہ حل نہیں ہورہا کہ ہربیس بادشاہ جو رومیوں میں انتہائی طاقتور، ماہر جنگجو اور ہاتھی نما تھا، آخر وہ کس کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اترا؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا: اے سپہ سالار! یہ کارنامہ میں نے انجام دیا ہے۔ فرمایا: اے سعید! آپ نے کیسے اس ہاتھی پر قابو پالیا؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا ''جنگ کے دوران میں نے دیکھا کہ رومی فوج کے درمیان ایک سوار ہے جو اپنے جسم کے ڈیل ڈول اور سرخی مائل رنگ کے سبب سب سے نمایاں تھا۔ اس کی تلوار اور زرہ بھی سب سے زیادہ قیمتی تھی۔ میں اس لمبے چوڑے رومی بادشاہ پر جھپٹ پڑا۔ لیکن ساتھ ہی میں نے دل ہی دل میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی طاقت کے مقابلے میں

تیری طاقت اور اپنے غلبے کے مقابلے میں تیرے غلبے کو ترجیح دیتا ہوں لہٰذا اس رومی کی موت میرے ہاتھوں مقدر فرما اور اس پر مجھے اجر عطا فرما۔'' فرمایا: اے سعید! کیا تم نے اس کے ہتھیار اتار لئے تھے؟ تو آپ نے عرض کیا: نہیں لیکن میں نے ہی اسے قتل کیا ہے کیوں کہ میرے نیزے کی نوک اس کے دل میں ابھی تک پیوست ہے جسے میں نے ابتدا میں اس کے دل میں مارا تو وہ اندر ہی رہ گئی اور وہ زمین پر گر پڑا، میں نے فوراً اس کے اوپر جست لگائی اور اپنی تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا۔ (فتوح الشام، معرکۃ حمص، الجزء:۱، ص۱۴۷)

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مؤمن

مقام نجدہ میں حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کے چند ساتھی موجود تھے۔ بیس ہزار کی رومی فوج چاروں جانب سے مٹھی بھر مسلمانوں کا محاصرہ کرنے کے لئے بالکل تیار تھی۔ مسلمانوں کے سپہ سالار حضرت میسرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے صلوٰۃ الخوف پڑھائی اور پھر حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا! اے مسلمانوں! اپنی جگہ پر ثابت قدم رہو، عنقریب ہمیں بڑی بڑی مصیبتیں آنے والی ہیں کیونکہ دشمنوں کی فوج چار جانب سے ہمیں گھیرنے کی تیاری کر رہی ہے جبکہ مسلمانوں کا لشکر ہم سے سات دن کی مسافت پر ہے۔ حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر

فرمایا: اے میسرہ! اگر اس خطاب فرمانے سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مقصود یہ ہے کہ ہمارے حوصلے پست نہ ہوں تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بے فکر رہیے۔ اس لئے کہ یہ جان راہِ خدا میں قربان کرنا ہی ہمارا اصل مدعا ہے لہٰذا ہماری تعداد کی کمی اور دشمنوں کی کثرت ہرگز ہمارے دلوں سے جذبۂ جہاد کم نہیں کرسکتی۔

(فتوح الشام، النجدة، الجزء: ۲، ص ۸)

سیدنا سعید بن زید کا عظیم الشان خطبہ

رومیوں کے ساتھ ہونے والی جنگ میں مسلمانوں کے سپہ سالار حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے، رومیوں کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں بہت زیادہ تھی جنہیں دیکھ کر مسلمانوں کے حوصلے پست ہونے لگے، حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسلمانوں کے لشکر میں جوش و جذبے کو بڑھانے کے لئے ایک عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے حضور حاضری سے ڈرو اور پیٹھ پھیرنے سے بچو ورنہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تم پر جہنم کی آگ واجب کردے گا، اے حاملین قرآن! اے اہل ایمان! صبر کرو۔'' آپ کا یہ خطبہ ارشاد فرمانا تھا کہ اسلامی لشکر میں ایک حیرت انگیز جوش اور ولولہ پیدا ہوگیا اور مسلمان اس جوش وجذبے کے ساتھ لڑے کہ رومیوں کے قدم اکھڑ گئے، تین ہزار رومی موت کے گھاٹ اتر گئے اور مسلمانوں کو شاندار فتح نصیب ہوئی۔

(فتوح الشام، نصیحۃ خالد، الجزء: ۱، ص ۵۵)

حضرت سیدتنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وصیت

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا اُمّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وصیت کی تھی کہ ان کا جنازہ حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پڑھائیں، لیکن جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال ہوا تو جنازہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑھایا کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے یہ وصیت اس وقت فرمائی تھی جب آپ بیمار تھیں بعد میں آپ صحت یاب ہوگئیں لیکن حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال آپ سے پہلے ہی ہوگیا۔

(الاصابۃ، کتاب النساء، ام سلمۃ بنت ابی امیۃ، ج ۸، ص ۴۰۷)

آپ کی ازواج

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ازواج میں سب سے مشہور حضرت سیدتنا فاطمہ بنت خطاب ہیں جو کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بہن ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک اور زوجہ کا ذکر بھی ملتا ہے جن کا نام زینب بنت سوید بن صامت انصاریہ ہے ان سے آپ کی بیٹی عاتکہ پیدا ہوئیں۔

(الاصابۃ، کتاب النساء، زینب بنت سوید، ج ۸، ص ۱۶۰، الاستیعاب، باب النساء و کناھن، ج ۴ ص ۴۴۷)

آپ کی اولاد

آپ کی اولاد کی تعداد 31 ہے جن میں سے تیرہ بیٹے اوراٹھارہ بیٹیاں ہیں۔

بیٹوں کے نام یہ ہیں: عبداللّٰہ اکبر، عبد اللّٰہ اصغر، عبد الرحمن اکبر، عبد الرحمن اصغر، ابراہیم اکبر، ابراہیم اصغر، عمرو اکبر، عمرو اصغر، اسود، طلحہ، محمد، خالد اور زید۔

بیٹیوں کے نام یہ ہیں: ام حسن کبری، ام حسن صغری، ام حبیب کبری، ام حبیب صغری، ام زید کبری، ام زید صغری، عائشہ، عاتکہ، حفصہ، زینب، ام سلمہ، ام موسی، ام سعید، ام نعمان، ام خالد، ام صالح، ام عبدالحولا اور زجلہ۔

(صفة الصفوة، ابوالاعور سعید بن زید، ج ۱، ص ۱۹۰)

علامہ ابن حجر عسقلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی علامہ بیہقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک بیٹی اسماء بنت سعید بھی ہیں۔

(تقریب التہذیب، باب النساء، ج ۱، ص ۱۳۴۳)

روایتِ حدیث

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضور نبی کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اڑتالیس احادیث روایت کی ہیں، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرت سیدنا عبد اللّٰہ بن عمر، حضرت سیدنا عمرو بن حریث اور حضرت سیدنا ابو

طفیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم وغیرہ اور تابعین میں سے ایک جماعت نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، سعید بن زید، الرقم: ۱۱، ج ۳، ص ۸۷، تھذیب الاسماء واللغات للنووی، سعید بن زید، ج ۱، ص ۲۱۱)

آپ سے مروی چند فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(۱) صلہ رحمی کرنا

''رحم (یعنی صلہ رحمی کرنا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے صفاتی نام) رحمٰن سے بنا ہے پس جو اس کو توڑے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس پر جنت حرام فرما دے گا۔''

(البحر الزخار، الحدیث: ۱۲۶۵، ج ۴، ص ۹۳)

(۲) سود سے بھی بڑا گناہ

''ناحق کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا سود سے بھی بڑا گناہ ہے۔''

(سنن ابو داود، کتاب الادب، باب فی الغیبة، الحدیث: ۴۸۷۶، ج ۴، ص ۳۵۳)

(۳) کُھمبی کے پانی میں شفا ہے

''کھمبی مَنّ سے ہے اور اس کے پانی میں آنکھوں کے لئے شفا ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ تعالی: وظللنا علیکم الغمام، الحدیث: ۴۴۷۸، ج ۳، ص ۱۶۶)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

''برسات میں بھیگی لکڑی سے چھتری کی طرح ایک گھاس اُگ جاتی ہے جسے اردو میں کھمبی اور چتر مار کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ایک چھتری نما اور ایک مولی کی طرح لمبی، یہاں دوسری قسم مراد ہے۔ بعض لوگ اس کی جڑیں پکا کر کھاتے ہیں۔ برسات میں عموماً مل جاتی ہے۔ مَنّ بمعنی منت اور نعمت ہے۔ اس سے مراد یا تو بنی اسرائیل پر اترنے والا مَنّ ہی ہے جو کچھ فرق کے ساتھ اب اس شکل میں ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ جیسے بنی اسرائیل پر مَنّ اعلیٰ درجے کی چیز اُتری مگر بغیر محنت و مشقت انہیں دی گئی ایسے ہی یہ بھی ہے۔ اس کا عرق آنکھ کی بعض بیماریوں میں مفید ہے اور بعض میں نقصان دہ ہے، لہٰذا اس کا استعمال طبیب کی رائے سے کرنا چاہئے۔ یہ ہی حال تمام احادیث کی دواؤں کا ہے کہ تمام دوائیں برحق ہیں مگر ہم ان کا استعمال طبیب کی رائے سے کریں۔''

(مرآۃ المناجیح، کتاب الاطعمۃ، الفصل الاول، ج ۶، ص ۲۰۔ ۴۷، کتاب الطب والرقی، الفصل الثالث، ص ۲۴۹۔ ۲۵۰ ملخصا)

(۴) چار طرح کے شہید

''(۱) جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔ (۲) اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ (۳)

جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔(۴) نیز جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔‘‘

(سنن الترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فی من قتل۔۔۔الخ، الحدیث: ۱۴۲۶، ج۳، ص ۱۱۲)

(۵) حدیث گھڑنے کا وبال

’’مجھ پر جھوٹ باندھنا عام لوگوں پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں یاد رکھو بے شک جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔‘‘

(مسند ابی یعلی، مسند سعید بن زید، الحدیث: ۹۶۲، ج ۱، ص ۴۱۴)

(۶) عورتوں کا فتنہ

’’میرے بعد اُمت میں مردوں کے لیے سب سے نقصان دہ عورتوں کا فتنہ ہے۔‘‘ (صحیح مسلم، کتاب الرقاق، باب اکثر اھل الجنۃ الفقراء، الحدیث: ۲۷۴۱، ص ۱۴۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ جلیل القدر صحابی جب سے اسلام لائے شب وروز دین اسلام کی سربلندی کے لئے مصروف عمل رہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تمام اسلامی جنگوں میں حصہ لیا اور شوقِ شہادت

سے معمور ہو کر جہاد کرتے رہے۔ ستر سے زائد برس کی عمر میں ۵۰ یا ۵۱ سن ہجری مدینہ شریف سے تقریباً دس میل دور مقامِ عقیق میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وصال فرمایا، وہاں سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جسد اطہر مدینہ منورہ لایا گیا۔

غسل و نماز جنازہ

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کو غسل دیا، حضرت سیدنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان ہی دونوں جلیل القدر صحابیوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قبر میں اتارا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مزار پر انوار جنت البقیع میں ہے۔

(الطبقات الکبری ، سعید بن زید ، ج۳، ص۲۹۳ ، معرفة الصحابة ، معرفة سعید بن زید، ج۱، ص ۱۵۴، ۱۵۵)

سب صحابہ سے ہمیں تو پیار ہے
ان شاء اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے
اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللّٰہ کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس المدینة العلمیة (دعوت اسلامی)
شعبۂ فیضان صحابہ و اہل بیت
۲۳ جمادی الاولی ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۶ اپریل ۲۰۱۲ء

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف/مؤلف	مطبوعات
1	القرآن الکریم	کلام الٰہی	مکتبۃ المدینہ کراچی
2	کنز الایمان	اعلی حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
3	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
4	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت
5	سنن الترمذی	امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
6	سنن ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
7	مسند امام احمد	ابو عبد اللہ احمد بن حنبل الشیباني متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت
8	السنن الکبری	ابوبکر احمد بن الحسین بن علي بیهقي متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
9	البحر الزخار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بصری متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ
10	مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علي بن مثنی موصلي متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
11	جمع الجوامع	امام عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
12	تاریخ الخلفاء	امام عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
13	السیرۃ النبویۃ	عبد الملک بن ہشام بن ایوب متوفی ۲۱۳ھ	دار المعرفۃ بیروت

14	تاریخ مدینۃ دمشق	امام ابو القاسم علي بن حسن متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
15	الریاض النضرۃ	امام محب الدین احمد بن عبد اللہ طبری متوفی ۶۹۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
16	الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	امام احمد بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
17	الطبقات الکبری	علامۃ محمد بن سعد بن منیع ھاشمی متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
18	اسد الغابۃ	علامۃ علی بن محمد بن الاثیر جزری متوفی ۶۳۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
19	تھذیب الاسماء واللغات	امام ابو زکریا محیي الدین بن شرف نووي متوفی ۶۷۶ھ	دار الفکر بیروت
20	معرفۃ الصحابۃ	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
21	فتوح الشام	ابو عبد اللہ محمد بن عمر واقدی متوفی ۲۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
22	الاستیعاب	علامہ محمد ابن عبد البر متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
23	صفۃ الصفوۃ	امام ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
24	تقریب التھذیب	امام احمد بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	دار العاصمہ عرب
25	سیر اعلام النبلاء	امام محمد بن احمد بن عثمان ذھبی متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت
26	سیرت سید الانبیاء	مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی متوفی ۱۱۷۴ھ	مکتبہ مظہر علم لاھور
27	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن

فہرست

خلیفۂ دوم امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت طیبہ پر ایک جامع کتاب

فیضانِ فاروقِ اعظم

المدینۃ العلمیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے **مَدَنی** ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
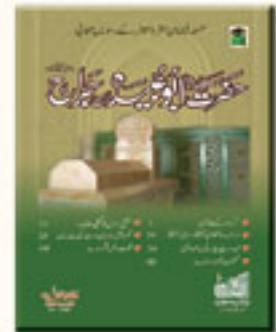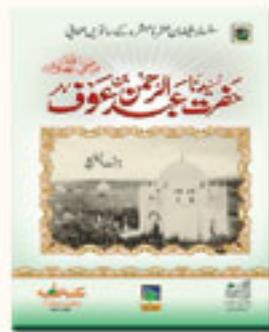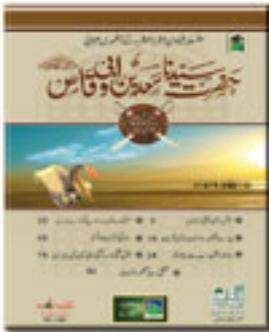
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 2634
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net